2

دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اِن پُرفتن ایام میں جماعت کو محفوظ رکھے

(فرمودہ 16 فروری 1951ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''مجھے کل شام سے پھر پاؤں میں درد شروع ہے جس کی وجہ سے زیادہ دیر کھڑا ہونا بہت مشکل ہے۔ اس لیے میں صرف ایک دومنٹ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا آئندہ چالیس دن ہم خاص رنگ کی دعاؤں میں صَرف کریں گے۔ اس لیے جو احباب اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں انہیں اس تحریک میں حصہ لینا چاہیے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک احمدی کہلانے والے کے لیے یہ فیصلہ کرنا کہ وہ چالیس دن سلسلہ کی ترقی کے لیے بعض مخصوص دعاؤں کی خاطر وقف نہیں کرے گا اس کے یہی معنے ہو سکتے ہیں کہ وہ احمدیت کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ وہ احمدی صرف نام کا ہے اور کام کے لیے خواہ وہ کتنا ہی آسان یا سستا ہو اور ایسا ہو جس کے لیے روپیہ یا وقت صَرف نہیں کرنا پڑتا تیار نہیں۔ بہرحال آئندہ چالیس دنوں میں ہم نے نمازوں پر زور دینا ہے، درود پر زور دینا ہے، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ [1] کا ورد کرنا ہے۔ نماز ہر ایک

احمدی پڑھتا ہی ہے صرف فرق یہ ہے کہ وہ نماز میں بعض خاص دعائیں کرے۔ کچھ لوگ تہجد پڑھنے والے ہیں اور کچھ لوگ تہجد پڑھنے والے نہیں۔ جو لوگ تہجد پڑھنے والے ہیں انہیں یہ دُعائیں تہجد میں کرنی ہیں اور جو لوگ تہجد پڑھنے والے نہیں انہوں نے دو نفل دن میں کسی وقت پڑھ کر ان میں یہ دعائیں کرنی ہیں۔ اور یہ وہ کام ہے جس پر نہ کوئی خرچ آتا ہے اور نہ اس کے لیے کسی الگ تیاری کی ضرورت ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو نفل پڑھنے ہوں گے اور اگر دو نفل بھی نہ پڑھے جاسکیں تو کم از کم مفروضہ نمازوں میں ہی یہ دعائیں کی جائیں۔ بہرحال اس تحریک میں شامل ہونے کی وجہ سے انسان پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ جو شخص یہ کہے گا کہ میں اس تحریک سے باہر رہنا چاہتا ہوں وہ دوسرے الفاظ میں یہ کہتا ہے کہ میں احمدیت میں صرف نام کے طور پر داخل ہونا چاہتا ہوں اس کے لیے کوئی کام کرنے کے لیے تیار نہیں خواہ اس میں مجھے کوئی تکلیف بھی نہ ہو۔

بعض دوستوں کو شبہ ہوا ہے کہ شاید آئندہ چالیس دنوں میں ربوہ میں خاص طور پر دعائیں ہوں گی یہ غلط ہے۔ آئندہ چالیس دنوں میں اپنی اپنی جگہ پر بعض خاص دعائیں جن کا میں اعلان کر چکا ہوں کی جائیں گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اَور دعائیں نہ کی جائیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دعائیں خاص طور پر کی جائیں۔ مثلاً میں نے کہا ہے کہ ان دنوں میں اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ 2 کی دعا خاص طور پر کی جائے یا تسبیح کے وہ کلمات جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسنون ہیں اور جن کی احادیث میں خاص طور پر تعریف آئی ہے بار بار دہرائے جائیں اور درود جو دعاؤں کی قبولیت کا ایک ذریعہ ہے کثرت سے پڑھا جائے۔ ان کے علاوہ اَور دعائیں بھی کی جائیں۔ اگر عربی میں اَور دعائیں یاد ہوں تو وہ بھی کی جائیں۔ اور اگر اپنی زبان میں زیادہ جوش کے ساتھ دعائیں کی جاسکتی ہوں تو اپنی زبان میں بھی دعائیں کی جائیں کہ خدا تعالیٰ ان پُرفتن ایام میں جماعت کو محفوظ رکھے اور احمدیت کے دشمنوں کو ناکام و نامراد بنا دے۔

میرے اعلان کے مطابق چِلّہ کا پہلا دن آج سے شروع ہوتا ہے اور یہ چالیس دن تک جائے گا یعنی 27 مارچ تک۔ اس عرصہ میں روزوں کی بھی تحریک کی گئی ہے اور یہ روزے بھی صاحبِ توفیق ہی رکھیں گے ہر ایک کو اس کے لیے نہ مجبور کیا جاسکتا ہے اور نہ وہ مجبور ہوتا ہے۔ پھر اس میں بھی سہولت کر دی گئی ہے کہ جن کے فرضی روزے رہ گئے ہوں وہ انہیں فرض روزے سمجھ لیں اور اگر

ان میں ناغہ ہو جائے تو جمعرات کے دن روزہ رکھ لیا جائے۔ اور اگر جمعرات کو بھی روزہ نہ رکھا جا سکے تو بعد میں جب دوسرے لوگ روزے پورے کر چکیں یہ روزے پورے کر لیے جائیں اور یہ سہل ترین طریق ہے۔

دشمن ہنسے گا اور اس نے ہنسنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اخبارات میں بعض ایسے مضامین شائع ہو رہے ہیں کہ احمدیوں نے کیا تیر مارا ہے۔ لیکن ہمیشہ وہی چیزیں زیادہ فعّال اور مؤثر رہی ہیں جن پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے۔ زیادہ تاثیر کرنے والی انبیاء کی جماعتیں رہی ہیں اور انبیاء کی جماعتوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُوْنَ 3 کہ افسوس لوگوں پر کہ ان میں کبھی کوئی رسول نہیں آیا جس پر انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو اور لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ لو یہ بھی تیر مارنے آیا ہے۔ غرض سب سے فعّال اور مؤثر جماعت وہی رہی ہے جس پر لوگوں نے ہنسی اڑائی ہے۔ اگر دشمن کسی جماعت پر ہنستا ہے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ بھی ان ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے جو ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے ہیں کیونکہ جس جماعت پر ہنسی اڑائی جاتی ہے وہ زیادہ کامیاب ہوتی ہے۔

پس جماعت کے احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہونا چاہیے بلکہ کوشش کرنی چاہیے کہ ان میں سے ہر مرد، عورت اور بچہ اس میں شریک ہو۔ اس پر کچھ خرچ نہیں آتا صرف دل سے ایک آہ نکلنے کی ضرورت ہے جس سے خدا تعالیٰ کا عرش ہل جائے''۔

(الفضل 29 جون 1951ء)

1: صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللّٰہ تعالیٰ ''وَنَضَعُ الموازین الْقِسْطَ لیوم القیامۃ''

2: سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب ما یقول الرجلُ اِذَا خَافَ قَوْمًا

3: یٰسٓ: 31